ملے گا ہمیں آم گرمی جو آئی

پھلوں میں ہی راجہ تو بس آم ہے جی
پھلوں میں تو اس کا بہت نام ہے جی

نبیلہ نے بولا اے مفضال بھائی
ملے گا ہمیں آم گرمی جو آئی

پھلوں کے مہینے میں گرمی کی چھٹی
پھلوں سے بھریں گے چلو اپنی مٹھی

پھلوں سے بھریں گے فریج اپنا ہم اب
ترا شکر اے رب دیے تو نے پھل سب

پھلوں کا جو ماں نے سلاد اب بتایا
جو دیکھا تو منھ میں ہی پانی بھر آیا

دو مانگیں گے اور دو چرائیں گے مل کر
رکھیں گے چلو آج لب اپنے سل کر

نہیں آم گن کر، کئی چاہئیں بس
کہ کھائیں گے اور پھر نکالیں گے ہم رس

کہا محتشم نے مجھے جوس دینا
ہو گودا اگر آم پر چوس لینا

پیا جوس بھائی، بہن نے مزے سے
پتہ ماں کو چل نہ سکا جب سرے سے

بہت خوش تھے بھائی، بہن آم کھا کر
تشکر کیا رب کا خوب گیت گا کر

محمد وکیل، بی ایل نمبر 4، ہولڈنگ نمبر 5،
کانکی نارہ، نارتھ 24 پرگنہ (مغربی بنگال)

اردو زباں ہماری

اپنے وطن کی زینت اردو زباں ہماری
ہندوستاں کی عظمت اردو زباں ہماری

پیدا یہیں ہوئی ہے، پھولی یہیں ہے   مسکن جہانِ اردو ہند کی ہی سرزمیں ہے
حضرت نظام دینؒ کی اس کو دعا ملی ہے   خسرو نے شاعری بھی اردو زباں میں کی ہے

پنجاب و سندھ کو اس کا مسکن بتائے کوئی
دہلی کو اور دکن کو گلشن بتائے کوئی

پہلا کلام اردو ہے مثنوی نظامی   دیتی ہے نثرِ اردو خواجہ کو سلامی
عادل شاہ اور قطب شہ کی یہ زباں پیامی   غواصی و مُلّا کو پہنچی ہے یہ انعامی

حضرت ولی نے اس کو کیا دلّی میں آشکارا
اردو کی زندگی کا لیکن تھا یہ اشارہ

غالب و میر نے جب اس کو سجا دیا تھا   گویا تراش کر اک مورت بنا دیا تھا
حالی نے اس کی ناؤ کو ساحل پہ لا دیا تھا   اقبال کی خودی نے اس کو جِلا دیا تھا

شعر فراق کے ہوں یا پریم کے فسانے
ملک بھر میں اس زباں کے ہیں مرد و زن دیوانے

آزادی ہند کا نعرہ اردو نے ہے لگایا   ہندو، مسلماں کو سینے سے ہے لگایا
سکھ، پارسی کو اس نے اُلفت کا درس پڑھایا   انگریز کو بھی اس نے اپنے گلے لگایا

دنیا کی الفتوں کا گہوارہ ہے یہ ہی اردو
مجبور و بے کسوں کا سہارا ہے یہ ہی اردو

پھر کیوں پرائی ہے آج ہندوستاں میں اردو   جو تھی کبھی جواہر و گاندھی کی جاں میں اردو
کیوں ٹھوکریں ہے کھاتی رشکِ جناں میں اردو   اپنوں کو ڈھونڈتی ہے جنت نشاں میں اردو

شکوہ نہیں اسد کا پیغامِ جاوداں ہے
ہندوستاں کی دھڑکن اردو ہی اک زباں ہے

سید اسد اللہ مجاہد
بی بی گلی، ہمناباد، ضلع بیدار، کرناٹک ـ 585330